وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٧﴾
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٩﴾

زمین اور آسمانوں کے لشکر اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔[13]
اَے نبیؐ، ہم نے تم کو شہادت دینے والا[14]، بشارت دینے والا اور خبردار کر دینے والا[15]
بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو، تم اللہ اور اس کے رسُول پر ایمان لاؤ اور اُس کا ساتھ دو،
اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔[16]

وہ آگئے اور ان کی وہی تدبیریں اُس انجام کو قریب لانے کا سبب بن گئیں۔

۱۳ یہاں اِس مضمون کو ایک دوسرے مقصد کے لیے دُہرایا گیا ہے۔ آیت نمبر ۴ میں اُسے اِس غرض کے لیے بیان کیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے مقابلے میں لڑنے کا کام اپنے فوق الفطری لشکروں سے لینے کے بجائے مومنین سے اس لیے لیا ہے کہ وہ ان کو نوازنا چاہتا ہے۔ اور یہاں اس مضمون کو دوبارہ اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو سزا دینا چاہے اس کی سرکوبی کے لیے وہ اپنے بے شمار لشکروں میں سے جس کو چاہے استعمال کر سکتا ہے، کسی میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنی تدبیروں سے وہ اُس کی سزا کو ٹال سکے۔

۱۴ شاہ ولی اللہ صاحب نے شاہد کا ترجمہ "اظہار حق کنندہ" فرمایا ہے اور دوسرے مترجمین اس کا ترجمہ "گواہی دینے والا" کرتے ہیں۔ شہادت کا لفظ ان دونوں مفہومات پر حاوی ہے۔ تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد چہارم، تفسیر سورۂ احزاب، حاشیہ نمبر ۸۲۔

۱۵ تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد چہارم، تفسیر سورۂ احزاب، حاشیہ ۸۳۔

۱۶ بعض مفسرین نے تُعَزِّرُوْهُ اور تُوَقِّرُوْهُ کی ضمیروں کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تُسَبِّحُوْهُ کی ضمیر کا مرجع اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے۔ یعنی ان کے نزدیک آیت کا مطلب یہ ہے کہ "تم رسول کا ساتھ دو اور اس کی تعظیم و توقیر کرو، اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو"۔ لیکن ایک ہی سلسلۂ کلام میں ضمیروں کے دو الگ الگ مرجع قرار دینا، جبکہ اس کے لیے کوئی قرینہ موجود نہیں ہے، درست نہیں معلوم ہوتا۔ اسی لیے مفسرین کے ایک دوسرے گروہ نے تمام ضمیروں کا مرجع اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا ہے اور ان کے نزدیک عبارت کا مطلب یہ ہے کہ "تم اللہ کا ساتھ دو، اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو"۔

صبح و شام تسبیح کرنے سے مراد صرف صبح و شام ہی نہیں بلکہ ہمہ وقت تسبیح کرتے رہنا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے ہم کہتے ہیں